786

تھا لبوں پر درود شہؐ دوسرا
لکھنے بیٹھی تھی نعت حبیبؐ خدا
دل منور میرا ذہن مخمور تھا
جلوۂ جاں میں سرکارؐ کا نور تھا
قلب اطہر تھا ماحول بھی خوب تھا
اور تصور میں اللہ کا محبوب تھا

مجھ کو ہیبت ہوئی دل بھی گھبرا گیا
ہول اٹھا تو دل میرا ٹھہرا گیا
یا محمدؐ تو ممدوحِ یزداں ہی
سارے عالم میں پھیلی ضیاء آپؐ کی

تیری عظمت کا کوئی کنارہ نہیں
تجھ سے دوری ہمیں تو گوارہ نہیں
بن تیرے یوں بھی ہوتا گزارا نہیں
تجھ سے بہتر تو کوئی سہارا نہیں

میں کہاں ہیں ؛ کہاں تیرا نوری جہاں
بھول مجھ سے نہ ہو کچھ میری جانِ جاں

بخش دینا میری ہو اگر کچھ خطا
اور کرم ہم پہ کر دینا ماہؐ لقا
جو بھی لکھوں قبولِ درِ شاہؐ ہو
تم ہماری تمنا ہو اور چاہ ہو

لوگ کہتے ہیں پاگل ہے کم علم ہے
لے کے ہاتھوں میں بیٹھی ہوئی قلم ہے
نعت آتی نہیں بات آتی نہیں
اور کسی کے بھی من کو یہ بھاتی نہیں
اس جہاں کا وطیرہ ہے یہ قائدہ
ان سے ملتا نہیں ہے کبھی فائدہ

اے مجسم کرم تو ہے میرا پیا
رکھتا روشن سدا پیار کا یہ دیا

تیری نقشوں کے دیوان ہوتے رہیں
تیرے خرام موتی پیروتے رہیں

میرا دل بھی منور منور رہے
مجھکو رحمت لقب کا تصور رہے

لامحالہ ہے چاہت تیری جان جاں
دل ہے حالات سے کچھ حزیں بدگماں

یہ میرا امتحاں ہو رہا ہے سخت
میں نے صبر و تحمل سے کاٹا وقت

تیرا رحم و کرم ہم کو مطلوب ہے
تو حبیبِ خدا میرا محبوب ہے

میرے دکھ میرے غم کو مٹا دیجئے
میری راہوں سے کانٹے ہٹا دیجئے

تیری دائم غلامی میں ہو جائیں ہم
تیرے دامن رحمت میں سو جائیں ہم

نور رحمت کے موتی میں چنتی رہوں
نغمۂ نعت کہتی میں سنتی رہوں

تم ہمارے رہو جاں تمہاری رہے
تیری رحمت ہمیشہ ہی جاری رہے

ہم کو پرواہ نہیں ظلم کرتے ہیں لوگ
اپنی قبروں میں جو آگ بھرتے ہیں لوگ

ان کو روزِ جزا مل رہے گی سزا
تو دل مضطرب نغمۂ نعت گا

حاسدوں دشمنوں کی تو پرواہ نہ کر
فاسقوں ظالموں سے نہ گھبرا نہ ڈر
تیرا حافظ و ناصر ہے ربّ العلیٰ
اس کا پیارا پیغمبرؐ نبیؐ مجتبیٰؐ

دل بڑھاتے ہیں تیرا وہ پیارے نبیؐ
دونوں عالم کے پیارےؐ ہمارے نبیؐ
ہم پہ آقاؐ کی نظرِ کرم جب پڑی
ان کی رحمت کی لگ جائے گی تب جھڑی

اس سہانی گھڑی میں پیام آئے گا
میرے آقاؐ کا مجھ کو سلام آئے گا
رحمتیں ہم پہ دائم خدا کی رہیں
میری عیال ہر گام پھولیں پھلیں

ان کی دین اور دنیا میں سب خیر ہو
دارِ آخر میں رحمت سرکارؐ ہو
ہم سبھوں کا رہے پاسباں ربّ خدا
نسل در نسل ہم پر ہو اس کی عطا

کیا فکر دنیا داری ہے بے فائدہ
آخرت میں ملے گا مجھے فائدہ

اور جہاد قلم تم کرو زاہدہ
تیری روح اور جسم پائیں گے مائدہ

کلام
نمبر 133

میرے دل میں آئی ہے بات اب
کہ حسین کیسی تھی رات جب

شہہ دوسرا کا ظہور تھا
یہ جہان بقعۂ نور تھا

سجی عرش محفل تہنیت تھی
تو زمیں پہ تیری بارات تھی

سر عرش نغمہ درود تھا
کہ جہاں میں تیرا ورود تھا

تیرے واسطے بنا جہاں
تیری جنتیں تیرے آسماں

یہ زمیں کو شرف عطا ہوا
ہوئے جلوہ آرا شہہ دنا

لب قدسیاں بھی تیری ثنا
کھڑے دست بستہ تھے انبیا

تیرا رب جو تجھ پر نثار تھا
وہ درود تجھ پہ تھا وارثا

سبھی قدسیوں کو حکم دیا
پڑھتے رہو صلے علی

کہیں صبح ہو کہیں شام ہو
شہہ دوسرا پہ سلام ہو

میری خلق جو بھی جہاں میں ہے
سبھی شاہِ دیں کی اماں میں ہے

رہو میرے پیارے کے یا وفا
کہ یہی ہے خاتم انبیاء

بڑی شان ہے تیرا مرتبہ
اسے اختیار ہے حشر کا

جسے چاہے پار اتار دے
چاہے بگڑے لیکھ سنوار دے

دیا نام احمد مجتبیٰ
ہے مزاج رحم و کرم سخا

تیری برکتیں ہیں یہاں وہاں
تیری رحمتیں بھی ہیں دو جہاں

تیری یاد وجہ سرور ہے
تیری مجھ پہ نظر ضرور ہے

میرے لب پہ رہتا درود ہے
میرا پیشوا تو وجود ہے

اے حبیب رب نہیں دوسرا
رہے زیادہ تیری یا وفا

الٰہی ہمیں پھر نمازی بنا دے
میرے دل کی دنیا کو پھر سے بسا دے

بڑی کاہلی میں پڑے ہیں خدایا
لگن پھر اطاعت کی ہم کو لگا دے

غموں میں گھرے ہیں ستم سہہ رہے ہیں
دکھوں کے یہ بادل بس سر سے ہٹا دے

خدایا ہمیں جو رلائیں ستائیں
انہیں تو زمانے سے بالکل مٹا دے

تیری زاہدہ نے بڑے دکھ اٹھائے
مجھے اپنی جنت میں جلدی بلا لے

مدینے سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے
فضاؤں کو سانسوں کو مہکا رہی ہے

عطر بیز گھر کی فضائیں ہوئی ہیں
کہ رحمت لقب کی عطائیں ہوئی ہیں

تصور میں منظر سہانے
سماعت میں قرآں کے دلکش ترانے

دعائیں لبوں پر چلی آ رہی ہیں
نگاہیں ادب سے جھکی جا رہی ہیں

بصارت میں جلوے تیرے جگمگائے
کہ جیسے یہاں پر ہوں سرکار آئے

مجھے ہے تعجب کہ میرا مقدر
ہے رشکِ ثریا و رشکِ سکندر

کہاں زاہدہ ناتواں اک نکمی
کہاں رحمتِ دو جہاں کی تجلی

دل ہے میرا بجھا بجھا نغمۂ نعت ہو ذرا
میرے دلِ صبور کی، صرف یہ ہی ہے اک دوا

وہ جو نبیؐ ہے مصطفیٰؐ اپنے خدا کا لاڈلا
جس نے دکھایا راستہ، وہ ہے امامِؐ انبیاءؐ

دین مجھے سکھائے ہے، کون یہ مسکرائے ہے
آکے خیال و خرد میں کون مجھے بتائے ہے

حمدِ خدا کے سب رموز، نعت کے وصف اور اصول
جس سے دعا ہو مستجاب، صاف گناہ کی ہو دھول

جز تیرے دوسرا نہیں، جس کو ہو میرا کچھ خیال
صلے علیٰ نبیناؐ شافعِؐ حشر یا کمال

تجھ سے زمین کی رونقیں، تجھ سے عرش ہے فیضیاب
کاسہ میرا بھرا رہے یومِ نشور بے حساب

تجھ سے مجھے امید ہے تیرا یہ ہی اصول ہے
مجرم گناہ گار بھی، تجھ کو شہاؐ قبول ہے

میں بھی گناہ گار ہوں بلکہ سیاہ کار ہوں
بخشو گناہ گار کو عاصی خطا کار ہوں

بیشک ہوں بے عمل بڑی، پر ہوں تمہاری مدح خواں
کرلو قبول سیدیؐ ہدیۂ نعت کے دیواں

کرتی ہوں دل سے یہ دعا یا ربؐ بحق مصطفٰیؐ
روضۂ مجتبٰیؐ دکھا واسطے آلِ مرتضیٰ

میرا وقت کٹے وہاں کیف میں وجد و حال میں
میرے کریمؐ کے حضور عرض ہو کچھ مقال میں

وقتِ قضا قریب ہو، آئے اجل ریاض میں
مقطع نعت لکھ چکوں، جس گھڑی میں ریاض میں

آنکھ کھلے تو قبر میں نورِ نبیؐ مجھے ملے
اور جمالِ مصطفٰیؐ خواب میں بھی مجھے ملے

زاہدہ کی ہے التجا ۔ زاہدہ کی ہے یہ دعا
کر لو قبول گر اسے آقاؐ حبیبِ کبریا

1

ہے زیرِ گنبدِ خضرا نبیؐ کی قبر جہاں
میں چھوڑ آئی ہوں اپنا قرار و صبر وہاں

اب آہ اٹھتی جگر سے ٹپکتے آنسو ہیں
مگر نصیب کے لکھے پہ میرا بس ہے کہاں

میرے حضورؐ اشارہ اِدھر اگر کر دیں
میں اڑ کے جاؤں نبیؐ کے دیار و چرکناں

میرے حبیبؐ کی چاہت حلول ہے خوں میں
سکونِ روح میسر مجھے ہو چل کے وہاں
تیرا مزار تیری رحمتوں کا مرکز ہے
جہاں طواف میں رہتے ہیں میرے وہم و گماں

خدایا پھر سے میسر ہوں ایسے شام و سحر
گزاریں وقت عبادت میں ہم ریاضِ جناں

دیارِ سرورؐ عالم کی بات کیا کہنا
ہر ایک راہ میں یادیں حضورؐ کی ہیں نہاں

حیات کم ہے میری اور وقتِ پیری ہے
اجل سے ملنے کا آئے وقت نبیؐ کے یہاں

تیری ریاض میں ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے
سلائیں آپؐ کی جنت میں مجھ کو شاہِ شہاں

نکیر آئیں بقیع میں مجھے جگانے کو
مگر حضورؐ کو دیکھیں قبر میں جلوہ فشاں

نکیر نعتِ محمدؐ سنانے پائیں مجھے
کنیزِ شاہِ دو عالمؐ کو دیکھ لیں شاداں

حضورؐ زاہدہ تیری کی عید ہو جائے
سلام و نعت کی محفل کا روز ہو جو سماں

جہاں میں خیرِ بشر کے کرم سے چھاؤں ہے
یہ مصطفےٰ کا نگر ہے نبیؐ کا گاؤں ہے
نبیؐ سے جن و بشر روز بھیک پاتے ہیں
ملائکہ بھی زیارت کو روز آتے ہیں
کہ روضۂ نبیؐ اکرم ہے منبعِ رحمت
مصطفیٰ درد و کرب اور دافعِ زحمت
مٹا کے رنج و الم بانٹتا ہے جو خوشیاں
بھرا ہو غم سے تیرا دل برستی ہوں اکھیاں
اٹھا کے ہاتھ محمدؐ پہ پڑھ درود ذرا
حضورِ قلب و عجز سے تو کر لے رو کے دعا
تمہارے رنج و تعب کو وہ دور کر دیں گے
تمہاری شامِ الم صبحِ نور کر دیں گے
ملا ہے مجھکو خزینہ نبیؐ کی رحمت سے
سلام و نعت درودوں کی چاہ محبت سے
حضورؐ پاک سے عاصی کو ایک نسبت ہے
نبیؐ کریم کی نعتوں سے مجھکو الفت ہے
میں لکھ کے نعت کے دیوان چین پاتی ہوں
کبھی خیال میں سرکار پاس جاتی ہوں
حضورِ شاہؐ شفیعِ عاصیاں سے یہ کہکر
سلام کہنے کو آئی ہوں ساقئی کوثر
عرض ہے آقاؐ مجھے شاد کام کر دیجے
جہاتِ ارض و سما نیک نام کر دیجے
کریمؐ! زاہدہ تیری ہے کامیاب رہے
جہاں رہے وہ سدا تجھ سے فیضیاب رہے

عمر گزری ہے تیری چاہ میں روتے روتے
دن ہو یا رات . تیرے خیال میں کھوتے ہوتے

ہے تمنا یہ میری . میرے مہربان حضوؐر
ہم بھی سرکار کے دربار میں جاتے آتے

جب پہنچتی ہوں تیرے دوار تصور میں کبھی
پھول نعتوں کے لئے . آپؐ کی مدحت کرتے

حاضری دے کے تصور میں ، میں ہو کر مسرور
اشک آنکھوں میں لئے . چپکے خوشی میں روتے

ہم صلاۃ اور درود آپؐ پہ کرتے ہیں نثار
مجھ سی عاصی کا وظیفہ یہ ہے جاگے سوتے

اے مہربان سخی پیارے شہنشاہِ امم
چار سو آپؐ کی رحمت کے ہیں چشمے بہتے

مجھ کو بخشے ہیں میرے شاہؐ نے درِ نایاب
آپؐ سے نور کی خیرات بھی ہم ہیں پاتے

ہم بھی اس نورِ مجسم کے لگے گانے گیت
عرش سے جس کی غلامی کو ہیں قدسی آتے

للہ الحمد مجھے آپؐ کی رحمت ہے نصیب
ورنہ دیوان یہ نعتوں کے نہ ہوتے پاتے

روز لکھ کر تیری نعتیں ، میں سکوں پاتی ہوں
تیرے افکار میرے ساتھ ہیں جاگے سوتے

آپؐ کی زاہدہ گزری ہے حوادث سے حضوؐر
مر چکی ہوتی اگر آپؐ نہ میرے ہوتے

محبت نام ہے جس کا بڑا میٹھا ترانہ ہے
شریعت میں گھریلو زندگانی کا فسانہ ہے

کبھی خلقِ خدا کے کام آنا مَن کو بھاتا ہے
کبھی اوروں سے پہلے آپ کا اپنا گھرانہ ہے

اُدھر اللہ کی الفت اِدھر نسبت محمدؐ کی
حیات اپنی کے گلشن میں بہاروں کا زمانہ ہے

خدا کی یاد میں لمحہ بہ لمحہ سوچ رہتی ہے
میرے دل میں میرے محبوب کا دائم ٹھکانہ ہے

حبیبؐ کبریا کی رحمتیں ہمدم ہماری ہیں
درودِ پاک سے آباد میرا آشیانہ ہے

کبھی صلوٰت پڑھتے ہیں کبھی تسلیم کرتے ہیں
میرے افکار کا محور نبیؐ کا آستانہ ہے

نبیؐ کی آلؑ وعترت سے محبت میرا شیوہ ہے
ذریعہ ربّ کی قربت کا تیرا پیارا گھرانہ ہے

تصور میں کبھی ملتے مجسم نور ہیں ہم کو
تعجب ہے میری آنکھوں میں رہتا نورخانہ ہے

مجھے امید ہے اک روز میری حاضری ہوگی
کہ زیرِ گنبدِ خضرا، وہ رحمت کا خزانہ ہے

شفیعِؐ عاصیاں کی بارگاہِ ناز سے صدقہ
شفاعت کی سند لیتے مستحق سے دوار جانا ہے

کوئی اے کاش تیری زاہرہ کو یہ خبر کر دے
بقیع کے جنتی گوشے میں زاہرہ کا ٹھکانا ہے

تیری بزمِ ناز کا تھا سماں
میرا خواب تھا یا کہ تھا گماں
تیرا نور وجہِ قرار تھا
میرے دل میں تیرا ہی پیار تھا
تھا خیالِ جلوۂ ماہؐ لقا
تو لبوں پہ آئی تھی یہ دعا
یہ سماں نہ میرا گمان ہو
شہؐ دو جہاں کا مکان ہو
میں رہوں تمہارے قریب تر
تیری رحمتیں ہوں نصیب گر
ہو زمانہ صوم کا عید کا
ملے تحفہ آپؐ کی دید کا
کہ تمہاری دید کی پیاس ہے
مجھے یہ امید ہے آس ہے
کہ حبیبؐ پاک کا ہو نگر
ہو عطا تمہارا اِذن اگر
تیری رحمتوں کی بہار میں
تیرے لطف میں تیرے دیار میں
میرے سامنے ہوں میرے شفیعؐ
کبھی حاضری جنت البقیع
کبھی پیارے حمزہؓ سے بات ہو
کبھی اپنے آقاؐ کی نعت ہو
تیری زاہرہ کو ملے سکوں
شہؐ دوسرا کے قریں رہوں

یا الہیٰ! مجھ کو ہے کچھ اضطراب
حال میرا ہو گیا ہے اب خراب
میرے دل کو ڈھارس دینے کے لئے
نظر آئے نورِ یزداں بے حجاب

مجھکو یہ دعوہ نہیں ہوں پارسا
نہ میرے اعمال ایسے لاجواب
میں بڑی نادار ہوں کمزور ہوں
ہاتھ میں تقدیر کی کالی کتاب

کر رہی ہوں التجائیں رات دن
چاہتی ہوں اب دعاؤں کا جواب
قادرِ مطلق مجھے بخشش دے
بھیک میں دے اپنی جنت بے حساب

تیری ہستی ارفع اعلیٰ ہے عظیم
تیری بخشش اور عطا ہو لاجواب

یوں تو مجھ کو ہے یقیں میرے کریم
ٹال دو گے مجھ سی کمتر کا عذاب
معصیت کی گرد ساری جھاڑ کر
ہاتھ میں اکرام سے دوگے ثواب

میرے جیسے نابکاروں کے لئے
شانِ رحمت بن کے بیٹھا ہے توّاب
تھام لیں گی ہم کو تیری رحمتیں
حال ابتر دیکھ کر یومِ حساب

میرا ظاہر اور باطن خوب ہو
سامنے ہو کر سنوں تیرا خطاب
حکم دیویں رحمتوں والے کریم
زاہدہ ہم کو سنا اپنی کتاب

786

دستگیرِ بے کساں امداد کُن
اے ولیِ اللہ میری فریاد سُن

ہے ضعیفی میں بڑی مشکل پڑی
دشمنوں کی فوج ہے در پر کھڑی

کر رہے ہیں وہ سبیلیں نت نئی
ڈھونڈ لیتے ہیں دلیلیں نت نئی

میرے باغیچے میں آتے ہیں کبھی
اور پٹاخے بھی جلاتے ہیں کبھی

توڑتے ہیں کھڑکیاں میری کبھی
ڈر رہی ہیں لڑکیاں میری کبھی

میری دیواروں میں کرتے ہیں سوراخ
ہو سکے تو پھرتے ہیں چھتوں پہ شاخ

سیدی اللہ کریں ہم پر کرم
دشمنوں کے سامنے رکھ لیں بھرم

زاہدہ تیری پریشاں ہے بہت
آئیے امداد الاماں ہے بہت

شافعِ ﷺ محشر کے ہاتھ
میری عزت میری ساکھ

وہ ہیں رحمتِ ﷺ عالمین
اور حکمتِ کاملین

قوتِ گفتار ہیں
طاقتِ رفتار ہیں

ورنہ ہوں میں ناتواں
ہوں علیل اور نیم جاں

بندی گنہگار ہوں
کر رہی اقرار ہوں

خواستگار عفو کو
دے سکوں ہر عضو کو

بن گئی اب میری بات
گزرتی ہے میری رات

یاد میں سرکار کی
احمدِ ﷺ مختار کی

جو میرا محبوب ﷺ ہے
بس وہی مطلوب ہے

آپ ﷺ کی ہے جستجو
اے حسین ﷺ و خوب رو

نورِ حق ماہِ ﷺ مبین
تم ہو میرے دلنشیں

عارض و گیسو تیرے
رحمتوں سے ہیں بھرے

منہ کے اندر ہے جڑی
موتیوں کی اک لڑی

آپؐ کی چشم کرم
اور لہجہ بھی نرم

لب تیرے یاقوت ہیں
دیکھ کر مبہوت ہیں

آپؐ کے حسن و ادا
اللہ تعالیٰ کی عطا

قد و قامت کی پھبن
اور نورانی بدن

تیرے جیسا کب ہوا
اور کوئی دوسرا

ذات تیری پر درود
تم ہو اللہ کے ودود

ہوں کروڑوں ہی سلام
یا محمدؐ تیرے نام

طلعتیں ہیں آپؐ کی
سیّدہ کے باپؐ کی

اے مسیحاؐ مہربان
دیجیئے ہم کو اماں

آ گلے مجھ کو لگا
آپؐ کی ہے زاہدہ

وہ آئے ہیں جبرئیل لینے ابھی
ہیں تیار جانے کو پیارے نبی

خدا نے بلایا انہیں آج ہے
میرے پیارے آجاؤ معراج ہے

کہ میں تم سے ملنے کا مشتاق ہوں
تمہیں بھیجتا پیارے براق ہوں

چلے آؤ دل میرا ٹھنڈا کرو
بلند دین میرے کا جھنڈا کرو

نبی جی وضو کر کے کہیں گئے
شکرے نوافل وہاں پر پڑھے

سفر آپ کا پھر شروع ہو گیا
جبل طور پہ جا کے گھوڑا رکا

کہ ہے طور سینا مقدس جگہ
تو جبرئیل نے بڑھ کے شاہ سے کہا
یہاں موسیٰ کرتے تھے رب سے کلام
یہاں نفل پڑھ لیجیے خیر الانام

جہاں ابن مریم تولد ہوئے
نوافل وہاں پر بھی آقا پڑھے

ہر اک گام جبرئیل کرتے عرض
یہاں پر نوافل سے ہے یہ غرض
مقدس زمیں کو شرف دیجیئے

1

رکے میرے سلطانِ دیں پر جگہہ
کہ جبریل دیتے تھے اِس کا پتہ

نوافل ادا کر کے آقا چلے
سبھی انبیاء منتظر تھے کھڑے

یہ قبلہ اوّل تھا اقصیٰ مقام
امام انبیاء بن گئے خیر الانام
پڑھا کر نمازِ نوافل گئے
پیمبر رسل منتظر پھر ملے
چوتھے آسماں پر مؤدب کھڑے
تیری دید کے منتظر تھے بڑے
ملائک نے تعظیم سرکار کی
خوشی سب کو تھی اُن کے دیدار کی
درودوں کے نغمے سناتے رہے
خوشی کے ترانے وہ گاتے رہے
جو پہنچے میرے آقا جی عرش پر
خداوندِ عالم بھی تھا منتظر
بڑی رازداری سے باتیں ہوئیں
تو روزے فرض سب نمازیں ہوئیں
حبیبِ خدا لوٹ کر آ گئے
تو ابرِ کرم چار سو چھا گئے
شفیعِ امم ہو گئے مصطفےٰ
تیری زاہدہ کو ملا آسرا

پیش کرے میں کروڑوں تسلیمات
کہہ رہی ہوں اپنے آقا جی کی نعت
آ رہے ہیں پھر سے میرے ذہن میں
کچھ مضامین مدح کے ہیں ذہن میں
سلسلہ پھر سے شروع اب ہو گیا
ذہن کچھ دن کے لئے تھا سو گیا
تھا مگر لب پر تسلسل سے درود
ورد رکھا بے عدد اور بے حدود
ہے مجھے تسلیم یہ اقرار ہے
یا محمدؐ! تو خدا کا پیار ہے
عرش اور فردوس تیرے واسطے
کوثر و تسنیم تیرے واسطے
والضحیٰ و الّیل کی تفسیر ہو
اور الم نشرح تیری توقیر کو
سورۂ کوثر بتاتی ہے ہمیں
تیرے دشمن سب تباہی میں رہیں
جس نے بھیجا تیری مدحت میں قرآں
اللہ تعالیٰ آپؐ کا ہے مدح خواں
مدحتِ سرکارؐ میں کیونکر کروں
جرأتِ گفتار میں کیونکر کروں
کر سکوں گی آپؐ کی توصیف کیا
میں کروں گی آپؐ کی تعریف کیا
کہ علم میرا بڑا محدود ہے
اور شعورِ ذات بھی معدود ہے
قلم جب ہاتھوں میں میرے آ گیا
آپؐ کی توصیف پر الکسا گیا

2

شاہؒ کے انوار کی ہے روشنی
ہے تصور میں وہ صورت موہنی
گیسو جس کے آیۂ والّیل ہیں
اور شگفتہ چہرہ پیارے گال ہیں
والضحیٰ پہ چہرہ چمکتا ہے تیرا
نور یزداں کا جھلکتا ہے ترا
نیم وا چشمیں ہیں سرکار کی
روشنی جس میں بھری ہے پیار کی
نرم و نازک ہونٹ میرے شاہؒ کے
حکم دیتے ہیں خدا کی راہ کے
گفتگو میں آپؒ موتی رولتے
آپؒ کے افکار گرہیں کھولتے
ثبت کاندھوں پر نبوت کی مہر
بدن سے اٹھتی ہے خوشبو کی لہر
اک طلسم میں ہوں جیسے کھو گئی
آرزوئے دید پوری ہو گئی
آج ہے مقبول میری ہر دعا
ساقیؒ کوثر ہیں میرا مدعا
ساتھیو! میری ہوئی ہے آج عید
آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں کر کر کے دید
ہے کلیجے میں کسک پھر بھی میرے
ہو نہ جاؤں پھر میں آقاؒ سے پرے
زاہدہ تم کو مبارک باد ہو
صحبتِ آقاؒ میں تو آباد ہو

1

میرے مہرباں کا ہے مجھ پر کرم
وہ رکھ لیتے ہیں پُر خطا کا بھرم

دلاسہ بھی دیتے ہیں مجھ کو بڑا
کرو حوصلہ گو وقت ہے کڑا

کہ اک روز آئے گا تیرا وقت
صبر کر کے کاٹو یہ وقتِ سخت

اجر تجھ کو اس کا ملے گا بڑا
تجھے دکھ الم کا صلہ جب ملا

تجھے نصرتِ حق پہنچ جائے گی
تجھے ذاتِ حق کی سمجھ آئے گی

شکر میں گزارا کرو گی وقت
خدا کی عنایات ہوں گی بہت

ذرا بھول جاؤ یہ درد و کرب
خدا اور نبیؐ جی کا پاکر قرب

تیرا دل مسرت سے کھل جائے گا
تجھے مرتبہ اعلیٰ مل جائے گا

تیرے گھر میں اترے گی دائم بہار
مدینے کی خوشبو کی پا کر پھوار
بدن سے تمہارے مہک آئے گی
تو نورِ نبیؐ سے جلا پائے گی

9

چمن میں تمہارے ثمر پھول ہوں
یہ نعتوں کے دیوان مقبول ہوں

تیری آل نعتوں سے رکھے شغف
نسل تا نسل شاہؐ کا ہو لطف

تیرے گھر میں رہتی ہے یادِ رسولؐ
سبھی نیک اعمال ہوں گے قبول

کہ اللہ نبیؐ سے نہیں تم دور
ہوں تیرے مقدر میں جام طہور

پہنچ جائے گی جب تو دار السلام
ختم کر کے دنیا کے جھنجھٹ تمام

پیا کرنا کوثر سے بھر بھر کے جام
صرف سیر فردوس کی ہوگا کام

تجھے اللہ تعالیٰ کا آئے سلام
کبھی رحمۃ العالمینؐ کا پیام

کہ تیرا علیین میں ہوگا قیام
کیا کرنا میلادِ خیرُ الانام

تجھے زاہدہ ہو مبارک نوید
تیری آخرت میں سدا ہوگی عید

سناؤ مجھے نعت سرکارؐ کی
کرو بات میرے نگہدار کی
مجھے پیار ہے شاہؐ ذیشان سے
ڈراؤ نہ مجھ کو نکیرین سے
نکیروں سے کہتیں گے ماہؐ مبیں
اجالا کرے گی وہ صورت حسیں
منور منور رہے گی قبر
میری جاں میں بستے ہیں شمسؐ و قمرؐ
رہے گا ورد میرا صلِ علیٰ
رہیں میرے ہمراہ میرے مصطفیٰؐ
لحد میں ملاقات ہو جائے گی
انہیں دیکھ کر نعت ہو جائے گی
رہے گی مبارک میری ہر گھڑی
کہ نعتوں سے رغبت مجھے ہے بڑی
میرے ہو چکے پانچ دیوان ہیں
تیرے واسطے اے مہرباںؐ ہیں
تیری بارگاہ میں ہو مقبولیت
میرا عشق و مستی یہ مجذوبیت
تمہیں جان حاضر کریں گے نقد
مجھے ساتھ رکھیں یہ لے کر عہد
لحد میں میری ہو گا ایسا سماں
جسے دیکھ کر قدسیوں کا جہاں
کرے گا رشک زاہد بے گماں
کہ میلاد محفل رہے گی وہاں

یہ عنائتوں کی رات
اور مبارک تر اوقات

چاندنی چٹکی ہوئی
اور تاروں کی بارات

کہکشاں بکھری ہوئی
جگمگاتی چاند رات

لطف ہے اللہ کا
اور وقتِ ملاقات

محترم محبوب تر
طالب و مطلوب ذات

صاحبِ معراج اب
مل کے کرنے آئے بات

اور تخلیہ میں ابھی
ہو رہی ہے ملاقات

رحمتوں کی ہے جھڑی
برکتوں والی ہے رات

اے محب محبوبؐ کی
کون سن سکتا ہے بات

سب ثنا خوانِ نبیؐ
پڑھ رہے ہیں اب صلات

جان سے پیاری ہمیں
سیّدی کی پاک ذات

لب پہ رہتا ہے درود
حمد کہتی ہوں یا نعت

یوں ہیں بیتے دن میرے
یوں ہے کٹتی میری رات

وقت خواہ کوئی بھی ہو
کر رہی ہوں تیری بات

اس کنیز مضطرب کے
نامساعد ہیں حالات

آپؐ سے منسوب ہوں
آپؐ ہیں اعلیٰ صفات

ورنہ اس ناچیز کی
کیا حقیقت کیا اوقات

ہوں قبول بارگاہ
زاہدہ کے تسلیمات

مصحف نور سے برکتیں بخش دے
عشقِ سرکارؐ کی نعمتیں بخش دے

میرے اللہ ہماری ہے یہ التجا
میرے عیال کو قربتیں بخش دے

روز و شب ان کو تیری لگن ہو لگی
اچھے اچھوں سی سب حرکتیں بخش دے

چھوڑ دیں دنیا داری برے مشغلے
نیک اطوار کر عظمتیں بخش دے

ان کو بدرالدجیٰ سے ملے روشنی
اپنے محبوب کی طلعتیں بخش دے

ان کے اطراف چھٹکی رہے چاندنی
آخرت کی سبھی رحمتیں بخش دے

ہم گھرے ہیں مصائب میں ہر طور سے
دائمی طور پر نصرتیں بخش دے

پھر تیری زاہدہ کر رہی ہے دعا
دفع کر ہر بلا راحتیں بخش دے